بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے پچھلے دنوں گودھرا اور گورکھپور میں پھر فساد ہوگیا جس میں مسلمانوں کا جانی اور مالی دونوں طرح کا نقصان ہوا۔ اگرچہ یہ دونوں فسادات بڑے پیمانہ پر نہیں تھے، لیکن فرقہ پرستوں اور مفسدوں کی طرف سے ہتھکنڈے سب وہی استعمال کئے گئے جو ہمیشہ اس موقع پر کئے جاتے رہے ہیں، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جو کچھ ہوتا ہے یوں ہی محض بخت و اتفاق سے اچانک نہیں ہو جاتا بلکہ ایک سوچی سمجھی اسکیم کے ماتحت باقاعدہ منظم طریقہ پر ہوتا ہے، ہم آج کل "غدارِ قوم" "دشمنِ ملک" "چین اور پاکستان کے طرفدار و حامی" جیسے الفاظ لیڈروں کے بیانات اور عمائدِ حکومت کے اعلانات میں اکثر سنتے رہتے ہیں، اور ممکن ہے ملک میں کچھ لوگ ان القابات کے واقعی مصداق بھی ہوں لیکن اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ اس وقت جبکہ ملک اپنے دو دو طاقتور حریفوں کے ساتھ سرحدی معاملات میں برسرِ آویزش ہے اور اس بناء پر قوم کی سب سے بڑی ضرورت اتحاد و یکجہتی اور داخلی امن و امان ہے، جو لوگ اس طرح کے فسادات میں کسی قسم کا بھی حصہ لیتے ہیں، وہ ملک کے سب سے بڑے باغی اور قوم کے حقیقی دشمن ہیں، اور اس لئے اسی سزا کے مستحق ہیں جو باغیوں اور غداروں کے لئے مخصوص ہے، ہماری حکومت اور عوام میں جب تک یہ ذہن اور فکر پیدا نہیں ہوتا، ہم اپنے ملک کی حفاظت اور اس کے استحکام کی طرف سے کبھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔ گنگا میں پانی بہت اتر چکا ہے، آخر وہ وقت کب آئے گا جب ہم صحیح معنی میں آب و سراب میں فرق و امتیاز اور اپنے آپ کو فریبِ نظر و خیال سے آزاد کر سکیں گے۔

مسلم یونیورسٹی کے واقعات نے اب ایک ہمہ گیر ایجی ٹیشن اور تحریک کی شکل اختیار کرلی ہے۔ جگہ جگہ جلسے ہو رہے ہیں اخبارات میں مقالات لکھے رہے اور خبریں چھاپ رہے اور زعمائے قوم کے بیانات پر بیانات زیبِ قرطاس بن رہے ہیں۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے کہ مسلمانوں نے اس اپنی دیرینہ تعلیم گاہ کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار اس جوش و خروش کیساتھ کیا ہے کہ ملک کے در و بام اس کی صدا سے گونج اٹھے ہیں، لیکن اس موقع پر چند ضروری باتیں عرض کر دینا ہم اپنا اخلاقی فرض